ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضل حی قادر قیوم از تصنیف حضرت شاہ سلامت اللہ مرحوم مولود شریف جناب خاتم نبوت و رسالت مشہور

[illegible]

باہتمام [illegible] محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور [illegible] مصطفی خان [illegible]

مطبع نظامی واقع کانپور ١٢٨١ مطبوع گردید

CHECKED

1729
9

CHECKED 1990






| | |
|---|---|
| داخلہ نمبر | ۲۸۹۶ |
| فن نمبر | ز ۸ |
| کتاب نمبر | ۲۴۸ |


بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والثنا کے مسلمانون کی خدمت مین عرض یہ ہی کہ عمل مجلسون مولود شریف کا جس طرح سے مہینے ربیع الاول اور سوا اسکے اور مہینون مین معمول ملک ہند مین ہی قدیم سے ثابت اور معمول دین کے عالمون اور بزرگون کا ہی چنانچہ زیادہ چھ سو برس سے زمانہ گذرتا ہی کہ کتابون معتبر سے رواج اس عمل خیر کا عرب عجم روم شام مین پایا جاتا ہی اور بڑی سند یہ کہ مکے مدینے مین سب عالم فاضل خاص عام سیکڑون برس سے یہ عمل کرتے آتے ہین اور جس کام دین کو سیکڑون برس سے ہزارون عالم اور اولیا خاص کر مکے مدینے کے بڑے بڑے عالم کرتے آتے ہون وہ کام بیشک موجب ثواب اور خوشنودی خدا رسول کا ہی پھر ایسے کام کا انکار اور برا جاننا معاذ اللہ بہت بڑی بات ہی حق تعالی مسلمانون کو بطفیل اپنے رسول کے اس انکار سے بچاوے اور اثبات اس عمل شریف کا رسالہ اشباع الکلام مین جو اثبات مولد اور قیام مین لکھا گیا ہی مذکور ہی جب اس قدر بیان ہو چکا اب حاضرین مجلس کو چاہیے کہ دل سے متوجہ ہو کر سنین کہ ... خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی نور میرا ہی ... اکیسے ہوا



اور سب خلق پیدا میرے نور سے ہوئی کیفیت پیدا ہونے اس نور ظہور کی یون ہی کہ
جب خدا نے چاہا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کرون آپ اپنے نور کی طرف ملاحظہ فرماکے خطاب کیا
کہ ہوجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نور مثل ستون پردۂ عظمت تک بلند ہوا پھر جھکا اور سجدہ کیا
اور الحمد للہ کہا خدا نے فرمایا اسی واسطے مینے تجکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ابتدا پیدائش
کی کرونگا تجسے اور انتہا انبیا کی کرونگا تجپر بعد اسکے حق تعالی نے اوس نور سے چار حصے لیکر
چار چیز کو پیدا کیا پہلے عرش دوسرے کرسی تیسرے لوح چوتھے قلم پھر قلم کو حکم کیا کہ لکھہ
ای قلم قلم نے عرض کی کیا لکھون ای پروردگار میرے فرمایا لکھہ توحید میری قلم نے
کلمۂ لا الہ الا اللہ لوح پر لکھا پھر فرمایا لکھہ سب چیزین قلم نے کہا کیونکر فرمایا لکھہ
دستور العمل اور روزنامچہ امتونکا اس طرح سے کہ امت آدمؑ کی جو کوئی کہا مانیگا خدا کا داخل
کریگا خدا اوسکو بہشت مین اور جو کوئی نافرمانی کریگا خدا کی داخل کریگا خدا اوسکو دوزخ مین
اسی طرح قلم نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کی امت سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی امت تک یہی حکم برابر
لکھا جب نوبت امت بابرکت حضرت خاتم انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی قلم سابق دستور
لکھنے لگا کہ امت محمدؐ کی جو کوئی فرمان برداری کریگا خدا کی داخل کریگا خدا اوسکو بہشت مین اور
جو کوئی نافرمانی کریگا خدا کی قلم نے اس قدر لکھکر چاہا کہ آگے لکھون جو سب انبیا کی امت کے حق مین
لکھا ہی کہ داخل کریگا خدا اوسکو دوزخ مین ہنوز قلم نے یہ لکھا نہ تھا کہ خداوند کریم نے فرمایا ادب کر
ای قلم ادب کر ای قلم قلم یہ خطاب باعتاب سنکر شق ہوا اور لکھنے سے رکا اور ہزار برس تک کانپا کیا
پھر قلم مین دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکھہ کہ یہ امت گنہگار ہی اور پروردگار غفار
ہی سبحان اللہ اس مقام سے مرتبہ حضرت خاتم انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کا سمجھا چاہیے کہ جنکے
طفیل سے اونکی امت کے حق مین قبل پیدا کرنے عالم اور آدم کے یون پرورش فرمائی
مسلمانون کو لازم ہی کہ ایسے رسول مقبول کی محبت مین دل اور جان سے مشغول رہین اور
[illegible] کہ دائرۂ اطاعت سے قدم باہر نرکھین اور جب اوسکا نام زبان پر آوے یا کانون سے سنین درود

اور سلام بھیجا کرین اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ روضة الاحباب مین لکھا
ہی کہ حق تعالی نے کئی ہزار برس پہلے پیدا کرنے خلق کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا اور
اوسی نور سے ارواح انبیا اولیا صدیقون شہیدون مومنون فرشتون عرش کرسی لوح قلم
بہشت دوزخ آسمان زمین چاند سورج تارے دریا ہوا پہاڑ پیدا کیے پھر آسمان اور زمین کو
پھیلایا اور ہر ایک کے سات سات طبقے بنائے اور ہر طبقے مین مسکن ایک جماعت کا مخلوقات سے مقرر
کیا اور رات دن کا ظہور ہوا بعد اسکے جبرئیل کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک پاک سفید مقام قبر
حضرت سے لائین اور اوس خاک کے ساتھ اوس نور کو ملائین جبرئیل امین موافق حکم رب العالمین
اوس خاک کو لائے اور اوس نور کے ساتھ ملا کر آب تسنیم مین کہ نام ایک نہر بہشت کا ہی خمیر کیا او
مانند موتی روشن کے بنا کر نہرون بہشت مین غوطہ دیا اور آسمان زمین دریا پہاڑ پر ظاہر کیا
تا پہلے پیدا ہونے کے آپ کو پہچانین میسرہ بن فخر سے روایت ہی کہ مینے سوال کیا حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کس وقت نبی تھے فرمایا کہ جس وقت خدا نے عرش عظیم بنایا اور زمین
آسمان پھیلایا اور عرش معلی کو اوٹھانے والون کے دوش پر رکھا قلم قدرت سے ساق عرش پر لکھا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خاتم انبیا ہین اور نام میرا دروازون بہشت پتون
درخت قبون خیمون پر بہشت کے نقش کیا اور آدم ابتک درمیان روح اور بدن کے تھے یعنی پیدا
نہین ہوئے تھے پھر جب حق تعالی نے آدم کو پیدا کیا فرشتون کو حکم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیشانی آدم مین
امانت رکھو اور فرمایا کہ ای آدم یہ نور تیرے فرزندون مین بہتر اور سب پیغمبرون کا سردار ہی اور وہ نور پیشانی
آدم سے چمکتا تھا اور تمام اعضا بدن آدم مین اوس نور کی ایسی روشنی تھی کہ سارا بدن آدم کا نور کا پتلا بن گیا
پھر حکم ہوا فرشتون کو کہ آدم کو سجدہ کرین معلوم ہوا کہ حق تعالی نے واسطے تعظیم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
آدم کو مسجود ملائک فرمایا اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ تفسیر فتح العزیز مین لکھا
ہی کہ آدم نے خدا سے آرزو کی کہ میری جنس سے میرا جوڑا پیدا کر کہ اوسکی مصاحبت سے تنہائی کی وحشت دور ہو
فرشتون نے بحکم خدا جس وقت آدم سوتے تھے پہلوے چپ اونکا چاک کیا حق تعالی کی قدرت

اوس پہلو سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی ایک لحظے مین قد وقامت اوسکا درست ہوگیا
پھر اوس پہلو کو فرشتون نے اسطرح ملایا کہ آدم سوتے کے سوتے رہے اونکو کچھ خبر نہوئی اور درد
الم ہرگز محسوس نہوا جب آدم سونے سے چونکے دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اونکی جنس سے پہلو مین
بیٹھی ہی دیکھکر بہت خوش ہوئے پوچھا کہ تو کون ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یہ میری لونڈی ہی نام اسکا
حوّا ہی ای آدم تیری دفع وحشت کے واسطے مینے تیرا جوڑا پیدا کیا آدم نے چاہا کہ ہاتھ اوسکو لگائین حکم
ہوا کہ ای آدم ہاتھ اوسکو نہ لگانا جب تک مہر ادا نکرلو آدم نے عرض کی کہ مہر اسکا کیا ہی خدا نے فرمایا
کہ مہر اسکا یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دس بار درود بھیجو آدم نے کہا محمد کون ہین فرمایا کہ خاتم پیغمبرون کے
تیری اولاد سے اگر اونکا پیدا کرنا مجھکو منظور نہوتا مین تجھکو ای آدم پیدا نکرتا تب آدم نے دس بار درود
بھیجا یعنی اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ دس بار کہا فرشتے شاہد اور گواہ ہوئے
اور عقد نکاح آدم حوّا کا منعقد ہوا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ معلوم کیا چاہیے
کہ جس وقت نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم مین امانت رکھا واسطے تعظیم اور
تکریم اوس نور مقدس کی آدم سے عہد نامہ لیا کہ بے طہارت یہ نور پاک نقل اور تحویل نکرے
اور ارحام طیبہ طاہرہ مین درجہ بدرجہ انتقال پاوے فرشتے اس عہد نامے پر گواہ ہوئے
اور مقرر ہوا کہ جس فرزند آدم کو یہ نور ملے اوس سے بھی عہد نامہ لیا جائے کہ محافظت اور
تعظیم اس نور پاک کی کرتا ہے اور نرکھے اس نور کو مگر بہترین عورتون زمانے مین بطریق
نکاح صحیح کے پھر وہ نور پشت آدم سے منتقل ہوکر رحم حوّا مین آیا لکھا ہی کہ عادت الٰہی
اس طرح پر جاری تھی کہ حوّا سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتی تھی شیث
دادا حضرت کے اکیلے پیدا ہوئے نکتہ اس مین یہ ہی کہ نور محمدی مشترک درمیان اپنے
اور غیر کے نہو دیکھو غیرت الٰہی نے اس قدر شرکت بھی گوارا نکی اور اسی جگہہ سے ہی کہ
حضرت کا سایہ نہ تھا یہ بھی دلیل یکتائی کی ہی آخر آدم نے وقت وفات کے شیث کو وصیت
کی کہ رکھے اس نور کو رحم طیب طاہر مین اور شیث نے اپنے بیٹے انوش کو ہی

وصیت کی پھر وہ نور پاک اسی طور سے اصلاب طیبہ طاہرہ سے ارحام طیبہ طاہرہ مین نقل ہوتا رہا الحتصر وہ نور مقدس آدم سے شیث اور شیث سے نوح تک پونہچا پھر اونسے درجہ بدرجہ نقل کرکے ابراہیم اونسے اسمعیل بعد اوسکے نوبت بہ نوبت عبداللہ پاس آیا روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ جس رات عبداللہ پیدا ہوئے اہل کتاب کو معلوم ہوا اس سبب سے کہ ایک جامہ سفید صوف کا ملبوس حضرت یحیی پیغمبر کا کہ اونکو کافرون نے شہید کیا تھا خون آلودہ اہل کتاب کے پاس تھا اور مضمون کتابون آسمانی سے جانتے تھے کہ جب وہ جامہ دوسری بار خون سے سرخ ہو اور چند قطرے خون کے اوس سے ٹپکین یہ علامت قرب تولد پیغمبر آخر زمانؐ کی ہی جس رات عبداللہ پیدا ہوئے وہ جامہ حضرت یحیی کا کہ قوم یہود نے اونکو شہید کیا تھا بخون تازہ سرخ ہوا اور کئی بوند خون کے اوس سے ٹپکے یہود نے جانا کہ پیدا ہونا پیغمبر آخر زمانؐ کا قریب آیا اس سبب سے قوم یہود دشمن عبداللہ کے ہوئے اور درپے قتل اونکے پھرتے تھے اور عبدالمطلب اونکی محافظت اور نگہبانی جیسی چاہیے کرتے تھے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ لکھا ہی کہ عبداللہ نہایت جوان خوبصورت اور کمال صاحب جمال تھے اور نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اونکی پیشانی سے ایسا چمکتا تھا جیسے سورج قریب طلوع کے چمکتا ہی بمنظر حسن و جمال عبداللہ کے عورتین نوجوان مکے کی عاشق اور فریفتہ عبداللہ کی صورت کی تھین اور ہر ایک عورت خوبصورت چاہنے لگی کہ کسی ناز و انداز سے عبداللہ کو اپنے جال مین کھینچے عبدالمطلب نے بلحاظ اسکے کہ مبادا عبداللہ کسی عورت کے جال مین پھنس جائے یہ قرار دیا کہ عبداللہ کا رہنا شہر مکے مین مناسب نہین انکو بتقریب شکار صحرا کو رخصت کیا چاہیے تا باہر جا کے سیر و شکار مین اپنا جی بہلائین اور فتنے فساد مکے کی عورتون سے محفوظ رہین اونکو اس واسطے رخصت کیا وہب زہری کو جیسے لڑکون کے ساتھ بڑے بوڑھون کو کرتے ہین اونکے ہمراہ کر دیا عبداللہ وہب کے ساتھ صحرا کو روانہ ہوئے اور جنگل مین جا کر شکار کھیلنے لگے

اب ایک عجیب معاملہ خدا کی قدرت کا دیکھو کہ یکایک نوسے سوار قوم یہود کے مسلح تلوارین زہر کی بجھی اونکے ہاتھون مین شام کی ولایت کی طرف سے نمود ہوئے وہب بن عبد مناف کہ ایک اور طرف مشغول شکار مین تھے جب اونھون نے دیکھا کہ بہت سے سوار آتے ہین آگے بڑھکے سوارون سے پوچھا کہ کہان کا قصد ہی اور کس واسطے آئے ہو سوارون نے سوچا کہ یہ مرد جنگلی ہی اس شخص سے مطلب کا سراغ لگے گا تو بےتکلف کہدیا کہ عبد اللہ کے مارنے کو وہب بولے عبد اللہ کا کیا گناہ ہی کہ اوسکے مارنے کو آئے ہو کہنے لگے کچھ گناہ نہین لیکن اوسکی پیٹھ سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین اوسکا سب دینون کو منسوخ کریگا اور ملت اوسکی تمام ملتون کو مٹائیگی اس واسطے ہمنے ارادہ کیا کہ عبد اللہ کو مار ڈالین تا وہ شخص پیدا نہو وہب نے جب یہ قصد سوارون کا معلوم کیا جواب دیا کہ یہ بات تمھاری عقل سے دور ہی اور تم سب کے سب بیوقوف نظر آتے ہو نہین جانتے ہو کہ اگر پیدا کرنا اوسکا خدا کو منظور ہی تم عبد اللہ کو کیونکر مارو گے اور جو منظور نہین تو تمنے بیفائدہ خون ناحق پر کمر باندھی ہی وہب یہ باتین کرتے تھے کیا دیکھتے ہین کہ چند سوار اور بروایتے ستر کہ دنیا کے آدمیون سے مشابہت نہ رکھتے تھے غیب سے ظاہر ہوئے وہ فرشتے تھے آسمان سے اوترے اونھون نے ایک دم مین سوارون یہود کو قتل کیا ایک اون مین سے باقی نرہا جب وہب نے یہ ماجرا دیکھا عبد اللہ کو لیکر مکے کو چلے اونکو عبد المطلب کے پاس پونہچایا اور اون سے سارا قصہ کہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ وہب بن مناف نے حال سوارون یہود کا اور ہلاک ہونا اونکا گھر آکے اپنی بی بی سے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی بیٹی کا نکاح عبد اللہ کے ساتھ کرون اور اس بات کو بوسیلے بعض دوستون کے عبد المطلب کے کان تک پونہچایا عبد المطلب کو بسبب فتنہ نساء مکے کی عورتون کے کہ عاشق عبد اللہ کی تھین پہلے سے بدل منظور تھا کہ اونکا نکاح جلد کرین اور ہمیشہ تلاش مین رہتے تھے کہ کوئی لڑکی قریش مین جو حسب نسب اور صورت مین

ممتاز ہو عبداللہ کے عقد نکاح مین لائین آمنہ بیٹی وہب کو سب باتون مین بہتر جان کے
تذکرہ عبداللہ کے نکاح کا وہب زہری سے کیا وہب نے کہا کہ مین راضی ہون عبدالمطلب
نے اپنی بی بی عبداللہ کی مان کو وہب کے گھر بھیجا کہ آمنہ کو دیکھکر گفتگو کرین عبداللہ کی
مان نے جب آمنہ کو دیکھا پسند کیا اور ہزار جان سے عاشق اونکے حسن خداداد کی ہوگئین
گھر مین آکے عبدالمطلب سے کہا کہ ایسی لڑکی کوئی قوم قریش مین نہین ہی جلد وہب کو بلاکر
اس بات کو ٹھہراو عبدالمطلب نے اوسی وقت وہب کو بلا کے قصد نکاح عبداللہ کا آمنہ کے
ساتھ ظاہر کیا اور گفتگوے تعین مہر درمیان مین آئی وہب نے مقدار مہر بیان کی عبدالمطلب
نے اوسکو قبول کیا القصہ مجلس عقد نکاح منعقد ہوئی نکاح عبداللہ کا آمنہ کے ساتھ ہوا اور
عبدالمطلب آمنہ کو اپنے گھر مین لائے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
روایت ہی کہ ایک دن عبداللہ کسی کام کو جاتے تھے راہ مین ایک عورت سے ملاقات ہوئی وہ
عورت نوجوان خوبصورت ناکتخدا تھی اور تمام مکے مین خوبصورتی مین مشہور کتابین آسمانی
پڑھی تھی جوانان عرب اوسکے پاس جمع ہوتے اگلے قصے اوسکی زبان سے سنتے ہر ایک
جوان خوبصورت چاہتا تھا کہ کسی طرح سے اوس عورت کو اپنے عقد نکاح مین لائے وہ
عورت بنظر اپنے جمال باکمال کے کسیکو قبول نہین کرتی تھی اوسنے جس وقت عبداللہ کو دیکھا
اونکی پیشانی کو نور سے مالامال پایا علامتون کتابون آسمانی سے معلوم کیا کہ یہ نور پیغمبر
آخر زمان کا ہی جو اس شخص کی پیشانی سے چمکتا ہی عاشق زار بیقرار ہوکر بے تکلف
کہنے لگی کہ ای جوان اگر تو میرے پاس رہے سو اونٹ جو تیرے باپ عبدالمطلب نے تیرا
فدیہ دیا تھا تجکو دون اور تو میرے سب مال اسباب کا مالک ہی عبداللہ نے یہ باتین
اوسکی سنکے جواب دیا کہ حرام اگر تو چاہتی ہی سو مجکو منظور نہین اور عقد حلال
میرے تیرے درمیان اب تک نہین مرد اشراف اپنی آبرو اور دین کو بُری بات سے
بچاتا ہی یہ کہکر اوس عورت کے پاس سے اپنے گھر آئے اور اوسی رات اپنی بی بی کے

ساتھ سوئے بحکم خدا نور محمدیؐ اوسی رات کو پشت عبد اللہ سے نقل کرکے رحم آمنہ
مین آیا اور بی بی آمنہ حاملہ ہوئین بعد اسکے صبح کے وقت عبد اللہ غسل کر اور پوشاک
بدل اوس عورت پاس گئے اور اوس سے کہا کہ کل جو بات تو چاہتی تھی مین آج راضی
ہو کر واسطے نکاح کے آیا ہون اوس عورت نے اوس وقت جو چہرۂ عبد اللہ پر نظر کی
وہ نور محمدیؐ کہ اونکی پیشانی سے جھلکتا تھا اوسکو نپایا آزردہ ہو کر کہنے لگی کہ جا
اپنے گھر کو مین زانیہ بدکار نہین ہون کل مین نور نبی آخر زمان کا تیری پیشانی مین چمکتا
دیکھکر بیقرار ہو گئی تھی اور مینے چاہا کہ جس طرح ہو جھٹ پٹ اس نور کو اپنے پیٹ مین
لے لون خدا نے نچاہا اب مجکو تجسے کچھ کام نہین سچ بتا ای عبد اللہ تو رات کو کس عورت کے
ساتھ سویا عبد اللہ بولے اپنی بی بی آمنہ کے ساتھ تب اوس عورت نے کہا ای عبد اللہ خبردار
اپنی بی بی سے کہدے کہ تیرے پیٹ مین نبی آخر زمانؐ اور بہترین اہل زمین آیا اسکی
محافظت ضرور ہی عبد اللہ اوس عورت کے پاس سے گھر آئے اور بی بی آمنہؓ سے سب
حال کہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ
مین لکھا ہی کہ تحویل نطفۂ زکیۂ محمدیہؐ کی پشت عبد اللہ سے رحم آمنہ مین شب جمعہ کو ہوئی اس
سبب سے امام احمد حنبل جمعے کی رات کو بہتر شب قدر سے کہتے ہین کہ خیر برکت جو اس رات مین
اہل عالم پر فائض اور نازل ہوئی تا روز قیامت فائض اور نازل نہوگی اور اسی سبب سے شب
میلاد حضرت کی افضل شب قدر سے ہوئی اخبار مین آیا ہی کہ اس رات کو ملک اور ملکوت مین منادی
ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین آسمان کے اظہار سرور یکسر کرین اور جبرئیل
کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدیؐ لیکر فرشتون کے ساتھ دنیا مین جائین اور اوس جھنڈے کو کعبے کی
چھت پر کھڑا کرین اور تمام دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدیؐ نے رحم آمنہ مین قرار پایا بہتر
خلائق بہترین امت پر مبعوث ہوگا کیا خوب نصیب اوس امت کے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲) سا پیغمبر ہوا اور داروغہ
بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولے اور عالم کو خوشبو سے معطر کرے اور سب

طبقون آسمان زمین کو بشارت دے کہ آج کی رات نور محمدی رحم آمنہ مین آیا روایت ہی کہ
جس رات کو حضرت کے نور سے رحم آمنہ مشرف ہوا تمام بت روے زمین اور سب تخت پادشاہان
کے اولٹ گئے اور سارے گھر دنیا کے روشن ہوئے ابن عباس کہتے ہین کہ اوس رات کو حق تعالے
نے چوپایون روے زمین کو گویا کیا سب نے کہا بخداے کعبہ کہ نطفہ محمد کا ماں کے پیٹ مین آیا اور
یہ شخص امان دنیا اور چراغ روے زمین ہی بہترین امت پر مبعوث ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس رات سب چوپائے
دوپائے چرند پرند جانور آپس مین بشارت دینے لگے اور دریائی جانور ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے تھے
کہ وقت وہ آیا کہ ابوالقاسم پیدا ہون اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بی بی آمنہ سے
روایت ہی کہ مین حاملہ ہوئی کچھ بار بوجھ جیسے عورتون کو ابتداے حمل مین ہوتا ہی مجکو ہرگز نہوا اور
اثر حمل ظاہر نہ تھا جب چھہ مہینے گذرے درمیان خواب اور بیداری کے مین کیا دیکھتی ہون کہ کوئی
شخص مجسے کہتا ہی کہ کون تیرے پیٹ مین ہی اور کس شخص سے تو حاملہ ہوئی مینے کہا کہ مین نہین جانتی
وہ شخص بولا کہ تو حاملہ ہوئی اور تیرے پیٹ مین نبی آخر زمان اور پیغمبر اس امت کا ہی آمنہ کہتی ہین کہ
اوس دن مجکو یقین ہوا کہ مین حمل سے ہون اور جب وقت جننے کا قریب ہوا وہی شخص پھر میرے
پاس آیا اور مجسے اوسنے کہا کہ تو کہہ مین پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون اسکو خداے صمد واحد کو برائی
ہر حاسد سے پھر جس وقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا اکیلی تھین تنہائی سے گھبرا کے خدا سے دعا
مانگی کہ اس وقت بیٹیان عبد مناف کی میرے پاس ہوتین اسی آرزو مین تھین کیا دیکھتی ہین
کہ بہت سی عورتین خوبصورت کہ اونکے بال سیاہ اور سرخ رخسارے تھے اس قدر آئین کہ سارا
گھر بھر گیا وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حورین بہشت کی ہین حق تعالی نے ہمکو تمھاری خدمت کے واسطے
اے بی بی آمنہ بھیجا ہی اور ہم سب تم پر قربان ہین عثمان بن ابی العاص اپنی ماں سے روایت کرتے ہین
کہ مین وقت جننے آمنہ کے اونکے پاس حاضر تھی اوس وقت نظر کی مینے طرف آسمان کے کیا دیکھتی ہون
کہ تارے آسمان کے زمین کی طرف ایسے جھکتے ہین کہ زمین پر گر پڑینا اور اسطرح نزدیک ہو گئے تھے کہ
مینے جانا کہ میرے سر پر گر پڑینگے یہ حال تارون کا حضرت کے شوق دیدار مین تھا اور آمنہ سے



4876



روایت ہی کہ نزدیک وقت جننے کے ایک آواز دہشت ناک میرے کان مین آنے لگی کہ جسکے سُننے سے نہایت خوف اور ڈر مجکو پیدا ہوا پھر مینے دیکھا کہ ایک مرغ سفید آیا اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف ڈر سب مجسے دور ہوا پھر کیا دیکھتی ہون کہ وہ مرغ جوان خوبصورت نازنین ہوگیا اوسکے ہاتھ مین پیالہ شراب طہور کا تھا میرے روبرو رکھا سفید زیادہ دودھ سے میٹھا زیادہ شہد سے پھر اوس جوان نے وہ پیالہ میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ ای آمنہ اسکو پی مینے پیا پھر کہا پیٹ بھر کے پی مینے پیٹ بھر کے پیا پھر تیسرے بار کہا خوب پیٹ بھر کے پی مینے خوب پیٹ بھر کے پیا پھر اوسنے میرے پیٹ کی طرف ہاتھ پھیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا ظاہر ہو یا نبیؐ اللہ ظاہر ہو یا رسول اللہ ظاہر ہو یا حبیب اللہ بسم اللہ ظاہر ہو یا محمد بن عبد اللہ پھر ظاہر ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے چودھوین رات کا چاند بارھوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کے وقت پیر کے دن حضرت پیدا ہوئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ہنگام قیام

## غزل

کیا نور خدا از رخ خوب تو عیانست
وہ جسم کہان اور کہان جان جہانست
منہ اوسکا مہ چاردہ یا مہر درخشان
اسکا ہی ظہور این ہمہ در کون و مکانست
مین حال دل اپنے کا چگویم چہ نویسم
وان ایک ہی بس تا کہ ہمہ اسم ہمانست

کہتے ہین ابی ارو سے عیان ایچہ بیانست
شمشاد نہین مثل قد رشک صنوبر
پھر غور سے دیکھو تو نہ اینست نہ آنست
اب تاب نہین ہجر کی از پردہ بدر آ
یہ دل ہی کہ یا ماہی بے آب تپانست
اب آگے بھلا کشفی دلخستہ چگوید

کب یوسف مصری ہی نظیر شہ بطحا
تم دیکھلو آنکھون سے کہ این سرو روانست
یہ صورت حق ہی کہ مصور بہ بشر شد
مشتاق ترے وصل کا ہر پیر و جوانست
ہوتی ہی جہان مجلس میلاد نبوت
لو جلد خبر اسکی کہ بیتاب و توانست

## غزل ۲

اللہ نے نور اپنے سے پیدا کیا اوسکو
یہ نخل ہرا او چمن مطلبی ہی
پیدا ہوا جس دن سے محمد سا نبی ہی
کچھ کہہ نہین سکتا کہ یہ کیا بو العجبی ہی
سرسبز ہوا گلشن دین اوسکے قدم سے
یہ شادی میلاد رسول عربی ہی
گلزار خلیلی کا یہی ہی گل شاداب
فردوس رسالت کی یہی خوش لقبی ہی

۱۹۶۲۷۶
۲۴۳ م

تعظیم کھڑے ہو کے بجالاؤ ادب سے
حرفون مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ شیرین رطبی ہے

اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے
عناب لب لعل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہون شکر

ٹپکے ہی عجب شیر و شکر نام سے اوسکے
کشفی کو حلال ایسی شراب عنبی ہے

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بی بی آمنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے چار عورتین آسمان سے اوترین مین اونکو دیکھکر ڈر گئی اور کہا مینے کون ہو تم کہ مکے کی سی عورتین نہین ہو اونھون نے کہا کہ ای آمنہ تم نڈرو اور خوف نکرو پھر ایک اون مین سے بولی کہ مین حوا سب آدمیون کی مان ہون دوسری نے کہا مین سارہ مان اسحٰق کی ہون تیسری بولی مین ہاجرا اسمٰعیل کی مان ہون چوتھی کہنے لگی کہ مین آسیہ بیٹی مزاحم کی ہون حوا کے پاس طبق سونے کا اور سارہ پاس لوٹا چاندی کا اوسمین پانی کوثر کا اور آسیہ پاس مندیل سبز اور ہاجرہ پاس عطر تھا بہشت کا حضرت کو نہلا دھلا آمنہ کی گود مین دیا آمنہ کہتی ہین کہ اوس وقت حضرت نے سجدہ کیا اور کہا ای پروردگار میرے بخش تو میرے واسطے میری امت کو حق تعالے نے فرمایا بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خدا نے گواہ رہو ای فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر بھولیگا دن قیامت کے پھر آمنہ کہتی ہین کہ اوس وقت مینے دیکھا کہ ایسا بادل سفید نورانی آسمان سے اوترا کہ سنتی تھی اوسمین آواز گھوڑون کی اور کانپنا بازو کا اور باتین آدمیون کی وہ بادل حضرت کو لپیٹ کر میرے پاس سے اوٹھا لیگیا اور حضرت میرے سامنے سے غائب ہوئے پھر سنا مینے کہ کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمد کو تمام زمین کی اور پھراؤ مشرق مغرب کی طرف اور لیجاؤ انبیا کی پیدایش کے مقام مین اور جامہ ملت ابراہیم علیہ السلام حنیفہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیم اور روحانیات اور آدمی فرشتے جانور سب پر ظاہر کرو تا انکا نام اور صورت پہچانین اور دو انکو کنجیان نبوت اور نصرت اور خزانۂ عالم کی اور دو انکو اخلاق سب پیغمبرون کے پھر آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کے حضرت کو میرے پاس پھیر لائے ایک جامۂ سفید صوف مین لپیٹے ہوئے اور کہنے والا کہتا تھا کیا خوب کیا خوب مقرر ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر یہان تک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق مگر یہ کہ آئی اونکے قبضے مین آمنہ کہتی ہین جب مینے حضرت کے چہرے کو دیکھا گویا چودھوین رات کا چاند ہی اور

خوشبو مشک اذفر کی آپ کے بدن سے آرہی ہی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ
صَفیہ حضرت کی پھوپھی سے روایت ہی کہ وقت پیدا ہونے آپ کے مین آمنہ کے پاس حاضر تھی
جب حضرت پیدا ہوئے ایک نور ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب غریب مینے دیکھین
پہلے یہ کہ جب حضرت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور اُمّتی اُمّتی کہا دوسرے یہ کہ حضرت کا نور چراغ کے
نور پر غالب تھا تیسرے یہ کہ مینے چاہا کہ حضرت کو نہلاؤن غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اوسکو
دھویا دُھلایا پیدا کیا ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہلایا گیا ہون مین پانی
رحمت سے تھا مین ازل مین پاک صاف اور پیدا ہوا ہون مین پاک صاف یہ بات باتفاق ثابت ہی کہ
حضرت ختنہ کیے اور آنول نال کٹے پیدا ہوئے اور لباس نور مین چھپے تھے کسیکی نگاہ نے آپ کے
ستر عورت کو نہین دیکھا بالجملہ آیات اور آثار جو وقت پیدا ہونے حضرت کے ظاہر ہوئے اونکا شمار
بہت دشوار ہی مشہور علامتون سے یہ ہی کہ حضرت کے پیدا ہونے کے وقت محل نوشیروان کے ہل گئے
اور چودہ ١٤ کنگورے گر پڑے اور دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین ایک نہر کہ ہزار برس سے
خشک پڑی تھی اوس سے پانی جاری ہوا اسمین یہ اشارہ ہی کہ دریاے کفر خشک ہوجاینگے اور دریاے
اسلام جاری ہونگے اور آگ فارسیون کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی اور اس مدت مین کبھی بجھی نتھی وہ آگ
بجھ گئی جب ایسے سانحے ظاہر ہوئے کسریٰ بادشاہ وقت گھبرایا اور نہایت خوف و ترس مین آکر دل
مین کہنے لگا کہ یہ کیا ماجرا ہی جو ایسے عجیب غریب معاملے پیدا ہوئے ہین چندے خاموش رہا اور کسی ارکان
سلطنت سے اپنے خوف اور ڈر کو ظاہر نکیا آخر قاضی شہر نے کہ اوسکو موبدان کہتے تھے خواب دیکھا
کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہان تک کہ دجلے سے گذر گئے اور شہرون مین منتشر ہوئے
موبدان نے تعبیر خواب کی یون کی کہ بلاد عرب مین ایک حادثہ پیدا ہو کہ اوسکے سبب سے ملک عجم مغلوب
ہو جائے آخر نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے آدمی جابجا کاہنون کے پاس کہ غیب کی خبرین
بتلاتے ہین بھیجے خصوصاً سطیح کاہن پاس کہ علم کہانت مین یکتاے روزگار تھا اور حال اس کاہن کا
نہایت عجیب غریب قابل سُننے کے ہی کہ اوسکے بدن مین جوڑ بند نہ تھے اس سبب سے قدرت

کھڑے ہونے بیٹھنے کی نرکھنا تھا اور اوسکے اعضا مین ہڈیان نہ تھین اور کنارے ہاتھ اور انگلیون کے تھے جیسے ٹکڑا گوشت کا جب چاہتے اوسکو کسی مقام پر لیجائین لپیٹ لیتے جیسے کپڑے یا کاغذ کو لپیٹ لیتے ہین اور اوسکا مُنہ سینے مین تھا اور اوسکے سر اور گردن نہ تھی قریب چھ سو برس کی اوسکی عمر تھی جب منظور ہوتا کہ وہ کہانت کرے اور خبرین غیب کی بتا دے اوسکو ہلاتے جیسے مشک دوغ کو ہلاتے ہین اوس وقت دم اوسمین آتا اور غیب کی باتین بتاتا القصہ کسریٰ نے عبد المسیح اپنے ایلچی کو سطیح پاس بھیجا جب یہ قاصد سطیح کے شہر مین آیا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات عرض سلام نوشیروان کی طرف سے کی سطیح نے کچھ جواب ندیا بعد اسکے عبد المسیح نے کئی بیتین پڑھین کہ مشتمل احوال کسریٰ اور اوسکے سوال پر تھین سطیح نے جب اون بیتون کو سُنا کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اونٹ تھکے ہوئے پر چلنے سے اوس وقت کہ سطیح قریب اسکے ہی کہ قبر مین داخل ہو بھیجا ہو املک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب ہلنے محل اور گر پڑنے کنگورون کے اور بجھنے آگ فارسیون اور خواب موبدان کے کہ دیکھا ہی کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہان تک کہ دجلے سے گذرے ای عبد المسیح جس وقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑھنا اور ظاہر ہو صاحب عقبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جاری ہو نہر سماوہ اور خشک ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور بجھے آگ فارس والون کی بابل مقام فارسیون اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فارس والون کی زمین بابل سے دور ہو اور سطیح مرجاوے اور علم کہانت زمین شام مین نرہے اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون اولاد کسریٰ سے بعد اسکے سختیان اور بڑے بڑے کام پیدا ہون اور جو کچھ آنے والا تھا سو آیا سطیح نے یہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسریٰ پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اور جیسا سطیح نے کہا ویسا ہی خدا نے کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

**احوالِ رضاع شریف** مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ پہلے حضرت کو ثُوَیبہ لونڈی ابی لہب نے دودھ پلایا یہ وہ لونڈی ہی کہ جس نے حضرت کے پیدا ہونے کی خبر ابو لہب کو دی اور کہا کہ

خوشخبری ہو تمکو کہ تمھارے بھائی عبداللہ کے گھر بیٹا ہوا ابولہب یہ بات سنکر بہت خوش ہوا
اور اس خوشخبری سنانے کے بدلے مین ثُوَیبَہ کو آزاد کیا اور حکم دیا کہ جا اس لڑکے کو دودھ پلا
حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے اس خوشی کے بدلے مین ابولہب سے پیر کے دن عذاب موقوف
کیا ای مسلمانو سنو جب ابولہب کافر سے کہ جسکے مذمت مین سورۂ تَبَّتْ یدا نازل ہوئی
اس خوشی کے بدلے مین پیر کے دن خدا نے عذاب موقوف کیا خوشا حال ایمان والون کا کہ اس
خوشی اور شادی کے بدلے مین خدا اونکو دنیا اور آخرت مین کیا کیا دیگا حق تعالی سب مسلمانون
کو توفیق دے کہ خوشی سے مجلسین مولد شریف کی ہمیشہ کیا کرین اور اس شادی سے کبھی
خالی نرہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مشہور یہ ہی کہ سات دن حضرت کو
آپ کی مان بی بی آمنہ نے دودھ پلایا بعد اسکے ثُوَیبَہ لونڈی ابولہب نے پھر یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ
کے ہوئی قصہ حلیمہ سعدیہ کے دودھ پلانے کا بہت طول و طویل ہی تھوڑا سا اس مقام مین روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوۃ سے نقل ہوتا ہی کہ مکے کے سردارون کا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودھ پلانے کے لیے
گرد نواح کی دائیون کو سونپتے تھے اور یہ مقرر تھا کہ قبیلۂ بنی سعد کی عورتین دودھ والیان دو بار یعنی
فصل ربیع اور خریف مین شہر مکے مین آتین وہان کے سردارون کے بچون کو دودھ پلاتین اور پرورش کے
واسطے بعد تقرر اجرت اپنے اپنے گھر لیجاتین ابن عباس حلیمہ سعدیہ سے روایت کرتے ہین کہ جس برس حضرت
پیدا ہوئے میرے قبیلے والے نہایت سختی اور کمال تکلیف مین تھے وہ برس قحط اور خشکی کا تھا ہماری
اوقات پریشانی مین گذرتی تھی اور جیسے اون دنون مین بڑی تکلیف تھی کہ تین تین دن کھانا میسر نہوتا
مین صبر اور شکر خدا کا کیا کرتی تھی اور مین حمل سے تھی اونھین دنون مین میرے بیٹا پیدا ہوا اور بسبب فاقون کے
میری چھاتیون مین ایک بوند دودھ نہ تھا لڑکا مارے بھونک کے دن رات چلاتا تھا ایک رات میری آنکھ
لگ گئی خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص نے مجکو اوٹھا کے ایک نہر مین غوطہ دیا کہ پانی اوسکا
دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اور مجھسے اوس شخص نے کہا کہ اسکا پانی
پی کہ دودھ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل ہو مینے پیا پھر وہ شخص بار بار ترغیب تاکید کرتا تھا

کہ اور پی اور خوب پیٹ بھر کے پی میںنے وہ پانی خوب پیٹ بھر کے کئی بار پیا قسم خدا کی مزہ اوس پانی کا شہد سے زیادہ میٹھا اور گوارا تھا اوس وقت اوس شخص نے مجھسے کہا کہ مجکو پہچانتی ہی کہ مین کون ہون مینے کہا کہ نہین تب وہ شخص کہنے لگا کہ مین تیرا شکر ہون کہ حالت مصیبت اور تکلیف مین کیا کرتی تھی ای حلیمہ مکے کی طرف جا کہ تیری روزی وہان کھلے گی پھر اوس شخص نے اپنا ہاتھہ میرے سینے پر مارا اور تقید سے کہا کہ اس بھید کو کسی سے نہ کہنا حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین جاگی اپنا حال وہی دیکھا وہ بھوکہ اور پریشانی جو مجکو رہتی تھی ہرگز نرہی دودھ جو خشک ہوگیا تھا ایسا کثرت سے بڑھا کہ ٹپکنے لگا اور میرا چہرہ تر و تازہ ہوگیا اور دکنے لگا میرے قبیلے کی عورتون نے جب مجکو دیکھا حیران ہوگئین اور تعجب کر کے کہنے لگین کہ ای حلیمہ تیرا عجیب حال ہی کہ کل ہم تجکو دیکھتے تھے ضعیف ناتوان اور پریشان حال تھی اور آج رنگ روغن تیرے منہ کا ایسا ہی جیسے بادشاہون کی بیٹیون کا ہوتا ہی سچ بتا یہ کیا ماجرا ہی حلیمہ کہتی ہین کہ جو مجکو حکم کہنے کا نہ تھا اور اس بھید کے کھولنے کو منع کیا تھا مین چپ ہی اور کچھ نکہا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ القصہ حلیمہ اپنے قبیلے کی عورتون کے ساتھ مکے کو چلین حلیمہ کہتی ہین کہ جب گرد نواح مکے کے پہنچی میرے کان مین غیب سے یہ آواز آئی کہ خبردار ہو کہ حق تعالی نے برکت اوس لڑکے سے کہ قریش مین پیدا ہوا ہی اور وہ سورج دن کا اور چاند رات کا ہی اس برس کو تمہارے اوپر آسان کیا خوشا قسمت اوس دایہ کی کہ اوسکو دودھ پلائے ای عورتون بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اس سعادت اور دولت کو جلد پہنچو جس وقت میرے قبیلے والیون نے یہ آواز سنی اپنے اپنے خاوندون سے کہا اور بہت جلد جلد چلنے لگین اور اپنی سواریون کو تیز ہانکتی تھین کہ جلدی مکے مین پہنچین حلیمہ کہتی ہین کہ میری سواری ایسی ضعیف اور دبلی تھی کہ ہڈیان اوسکے بدن کی صاف نظر آتی تھین ہرچند مین اوسکو ہانکتی وہ بہت آہستہ آہستہ چلتی سب عورتین آگے چلی گئین مین سب سے پیچھے رہ گئی اس حال مین داہنی بائین سے یہ آواز غیب سے میرے کان مین آئی کہ خوشا حال تیرا ای حلیمہ پھر یکایک کیا دیکھتی ہون کہ دو پہاڑ کے بیچ مین سے ایک شخص ایسا پیدا ہوا

کنقد اوسکا جیسے لنبی کھجور اوسکے ہاتھ مین ایک حربہ نور کا تھا میری سواری کی پیٹھ پہ مارا اور
کہا ای حلیمہ حق تعالی نے تجکو خوشخبری دی ہی اور مجکو حکم کیا ہی کہ شیطان اور ایذا دینے والون کو تجسے
دور کرون حلیمہ کہتی ہین کہ مینے اپنے خاوند سے کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون اونھون نے
کہا کہ نہین مگر مین تمکو اس وقت ہولناک دیکھتا ہون پھر حلیمہ کہتی ہین کہ بعد اسکے میری
سواری کے جانور نے چلنے مین بڑی جلدی کی اور بہت شتاب اور تیز چلنے لگا جب مکہ کوس
بھر رہ گیا مینے وہان مقام کیا رات کو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک درخت سر سبز بہت سی
شاخون والا میرے سر پر سایہ کر رہا ہی اور ایک درخت اور چھوارے کا ہی کہ طرح طرح کے
چھوارے تازے اوسمین لگے ہین اور عورتین بنی سعد کی میرے آس پاس بیٹھی ہین اور
کہتی ہین کہ ای حلیمہ تو ہماری شہزادی ہی پھر اوس درخت سے ایک چھوارا میری گود مین
گر پڑا مینے اوٹھا کر کھا لیا شہد سے زیادہ میٹھا تھا مزہ اوسکا میرے منہ سے نگیا
جبتک حضرت میرے پاس رہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ حلیمہ
کہتی ہین جب مین مکے مین آئی دیکھا کہ عورتین میرے قبیلے کی جو مجسے آگے پونہچی تھین
اونھون نے لڑکے قریش کے سردار اور مالدارون کے لے لیے اور مینے ہر چند تلاش کیا
کوئی لڑکا مجکو نہ ملا مین بہت غمناک اور مسافت سفر سے متاسف بیٹھی تھی کہ ناگاہ کیا
دیکھتی ہون کہ ایک مرد بڑی شان والا کہ اوسکے چہرے سے سرداری ظاہر تھی کھڑا ہی مینے
پوچھا کہ یہ شخص کون ہی آدمیون نے کہا عبد المطلب سردار مکے کے وہ شخص باواز بلند
کہنے لگا کہ ای عورتو دودھ والیان قبیلۂ بنی سعد کی تم مین سے کوئی باقی ہی کہ ہمارے بیٹے
کو لے مین جلدی سے بول اوٹھی کہ مین فقط باقی ہون میرا نام پوچھا مینے کہا حلیمہ سُنکر مسکرائے
اور کہا کیا خوب کیا خوب ای حلیمہ میرا لڑکا ہی اوسکا نام محمد عورتون بنی سعد نے غریب اور یتیم
جان کے اوسکو قبول نکیا ای حلیمہ ہم بزرگی خاندانی رکھتے ہین تو اوسکو قبول کر اسکی برکت سے تجکو بہت کچھ
ملیگا حلیمہ کہتی ہین کہ مینے اپنے خاوند سے مشورہ کیا اونے کہا کہ اس لڑکے کو لیلو خالی پھر جانے سے

تو بہتر ہی تب حلیمہ نے عبد المطلب سے کہا کہ مین راضی ہون عبد المطلب حلیمہ کو ساتھ لے
گھر کو چلے حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین گھر مین پونہچی دیکھا کہ ایک بی بی خوبصورت کہ چہرہ اونکا
جیسے چودھوین رات کا چاند روشن ہی بیٹھی ہین وہ بی بی آمنہ حضرت کی مان تھین
عبد المطلب نے اون سے سب ماجرا کہا آمنہ سنکر خوش ہوئین اور حلیمہ کی بہت تعظیم کی بعد اسکے
حلیمہ کا ہاتھ پکڑ اوس مکان مین لے گئین جہان حضرت رہتے تھے حلیمہ کہتی ہین مینے دیکھا کہ آپ
لپٹے ہوئے ہین صوف مین کہ وہ کپڑا دودھ سے زیادہ سفید تھا اور خوشبو مشک کی اوس سے
آتی تھی اور بچھونا آپکا حریر سبز تھا آپ بچھونے کے اوپر پیٹھ کے بھل سوتے تھے اور آپ کے گلے سے
آواز جسکو ہندی مین خرخر کہتے ہین آتی تھی یہ عادات شریف سے آخر عمر تک ہا کہ حضرت کے سونے
مین ایسی آواز گلے سے آتی تھی حلیمہ کہتی ہین کہ مین دیکھتے ہی آپکی صورت اور حسن و جمال پر عاشق اور فریفتہ
ہو گئی اور چاہا کہ حضرت کو جگاؤن پاس جا کے آہستہ ہاتھ اپنا حضرت کے سینے پر رکھا حضرت مسکرائے
اور آنکھین کھولین اور میری طرف دیکھا اوس وقت حضرت کی آنکھون سے ایسا نور نکلا کہ چڑھ گیا
آسمان کو اور مین اوس نور کو دیکھتی تھی پھر مینے حضرت کی دونون آنکھون کے بیچ بوسہ دیکر گود مین لے لیا
اور داہنی چھاتی آپ کے مُنہ مین دی حضرت نے دودھ پیا پھر مینے چاہا کہ بائین چھاتی مُنہ مین دون
حضرت نے وہ چھاتی مُنہ مین نہ لی ابن عباس سے روایت ہی کہ حق تعالی نے آپ کو پیدا ہوتے ہی
الہام عدالت اور انصاف فرمایا کہ دوسری چھاتی اپنے شریک یعنی بھائی رضاعی کے واسطے چھوڑ دی
حلیمہ کہتی ہین کہ حضرت کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ داہنی چھاتی آپ پیتے اور بائین چھاتی بھائی رضاعی
کے واسطے چھوڑ دیتے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے روایت
ہی کہ جب حضرت کو مین دودھ پلا چکی اجازت چاہی کہ آپ کو اپنے مقام مین لیجا کے اپنے خاوند کو
دکھلاؤن آمنہ نے فرمایا کہ لیجاؤ لیکن شہر سے ابھی باہر نہ جانا کہ مجھکو تمسے
بہت باتین کہنی ہین حلیمہ حضرت کو گود مین لیکر خوش خوش اپنے مقام مین آئین جب آپ کو حلیمہ کے خاوند نے
دیکھا بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا اور کہنے لگا کہ ای حلیمہ اس صورت کا لڑکا مینے تمام عمر مین نہین دیکھا

مین اسکی صورت پر ہزار جان سے قربان ہون پھر حلیمہ کہتی ہین کہ اوس وقت مینے اپنی اونٹنی کو دیکھا کہ تھن اوسکے جو خشک پڑے تھے اور ایک بوند دودھ اونمین نہ تھا دودھ سے بھر گئین یہان تک کہ دودھ ٹپکنے لگا اوسی وقت دوہا اور ہم دونون میان بی بی نے خوب پیٹ بھر کے پیا بعد اسکے حلیمہ حضرت کو لیکر کئی رات مکے مین رہین اور ہر رات اونکو طرح طرح کے کرشمے اور نئی نئی باتین جو دیکھتی تھین سو سب جا جا کے بی بی آمنہ سے کہتین اور آمنہ بھی جو جو عجائب غرائب ابتدائے حمل سے وقت پیدا ہونے تک ظاہر ہوئے تھے حلیمہ سے بیان کرتین القصہ حلیمہ حضرت کو لیکر تین یا سات رات دن مکے مین رہین آخر رخصت ہوئین آمنہ نے حضرت کو حلیمہ کے ساتھ رخصت کیا اور خدا کو سونپا حلیمہ حضرت کو لیکر مکے سے اپنے گھر کو چلین حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین اپنی اونٹنی پر سوار ہوئی حضرت کو آگے وار گود مین بٹھا لیا کیا دیکھتی ہون کہ وہی اونٹنی جو آتیون کو چل نہ سکتی تھی اور عورتون ساتھ والیون کی سواری سے پیچھے رہتی ایسی چستی چالاکی سے چلتی ہی کہ سب ساتھ والیون کی سواری میری اونٹنی سے بہت پیچھے رہتی ہی یہ حال دیکھکر سب قبیلے والیان بولین کہ ای حلیمہ یہ کیا حال ہی کہ آتے وقت تیری اونٹنی چل نہ سکتی تھی اب سب سے آگے جاتی ہی اور تیری اونٹنی کی بڑی شان معلوم ہوتی ہی یہ باتین کہتی تھین کہ قدرت خدا سے وہ اونٹنی بول اوٹھی نہ قسم خدا کی میرے اوپر سوار خاتم الانبیا حبیب خدا ہی پھر حلیمہ کہتی ہین کہ دائین بائین سے میرے کان مین آوازین آنے لگین کہ ای حلیمہ تو بڑی آدمی ہوئی اور تیرے نصیب جاگے اب تیرے برابر تیری قوم قبیلے مین کسیکا مرتبہ نہین اور تو جانتی ہی کہ یہ لڑکا محمد رسول اللہ محبوب پروردگار زمین آسمان ہی اور سب مخلوقات آدمی جن فرشتون کا سردار اور تمام کائنات اسکے فرمان بردار ہونگے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کو لیے راہ مین چلی جاتی تھی ایک مرد ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ بیشک یہ لڑکا پیغمبر آخر زمان ہی اور جب وادی سدرے مین پونہچی وہان قافلہ عالمون حبش کا اوترا تھا اونھون نے حضرت کو دیکھتے ہی کہا کہ یہ لڑکا بے شبہہ ختم المرسلین ہی اور جب

وادی ہوازن مین داخل ہوئی ایک پیر مرد نے جو حضرت کو دیکھا کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم
انبیا ہی اور اوسکے پیدا ہونے کی حضرت عیسی نے خبر دی ہی حلیمہ کہتی ہین کہ جس منزل مین پہونچتی
اور مقام کرتی حق تعالی حضرت کے قدم کی برکت سے اوس مقام کے درختون اور گھاسون کو سرسبز
شاداب کر دیتا جب اپنے گھر پہونچی آپ کے قدم کی برکت سے بہت برکت میرے گھر مین اور
ساری بستی مین ہوئی اور اوس برس میری سب بکریون نے بچے دیے اور دودھ بکثرت دینے
لگین اور میرے سب جانور موٹے تازے ہو گئے جب میری قوم نے یہ حال دیکھا اپنی بکریون کو
میری بکریون کے ساتھہ چرانے لگے اور میرے گھر آکے حضرت کے پانون دھوکر وہ پانی اپنے
جانورون کے حوض مین ڈالنے لگے پھر اونکے جانور بھی موٹے تازے ہو گئے اور دودھ بہت
دینے لگے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے منقول ہی کہ حضرت نے جیسے
لڑکون کی عادت ہوتی ہی اپنے بچھونے پر کبھی جاضرو پیشاب نہین کیا اور کپڑے آپ کے کبھی
بول براز مین نہین بھرے معمول تھا کہ وقت مقرر پر بول براز سے فراغت فرماتے اور پہلے سے
اشارہ کر دیتے تھے اور جب مین ارادہ کرتی کہ حضرت کا مُنہ دھوؤن خود بخود غیب سے یہ کام ہو جاتا
مجکو نوبت مُنہ پوچھنے اور نہلانے کی نہین آتی تھی اور حضرت کے بڑھنے کا حال یہ تھا کہ ایک دن مین
اس قدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اس قدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک برس مین
چنانچہ دوسرے مہینے اپنے ہاتھون کے زور سے زمین پر گھٹنیون چلنے لگے اور تیسرے مہینے
آپ کھڑے ہو گئے اور چوتھے مہینے ہاتھہ دیوار پر رکھکر چلنے لگے اور پانچوین مہینے اپنے پانوؤن کی
قوت سے اچھی طرح زمین پر پھرنے چلنے اور باتین کرنے لگے پہلے پہل جو حضرت بولے یہ کہا خدا سب
بڑون سے بڑا ہی سب تعریف واسطے خدا کے جو پروردگار سارے جہان کا ہی پاکی سے یاد کرتا
ہون مین خدا کو صبح شام یعنی ہر وقت خدا کی تسبیح کرتا ہون اور حلیمہ کہتی ہین کہ مین سنتی تھی حضرت
آدھی رات کو پڑھتے تھے نہین ہی کوئی معبود سوائے خدا کے پاک ہی سوتی ہین آنکھین اور
خدا کو نہین آتی ہی اونگھہ اور نہ نیند اور نوین مہینے حضرت کمال فصاحت بلاغت سے

کلام کرنے لگے اور جو کہین لڑکون کو کھیلتے دیکھتے اون سے دور بھاگتے اور لڑکے آپ کو اگر کھیلنے کو کہتے تو حضرت فرماتے کہ مجکو خدا نے کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا اور آپ کے عادات شریف سے لڑکپن ہی سے تھا کہ جو چیز لیتے داہنے ہاتھ مین لیتے اور جب بولنے لگے بسم اللہ کہکر سیدھے ہاتھ مین لیتے حلیمہ کہتی ہین کہ ایکدن حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان سامنے سے جانے لگین اونمین سے ایک بکری نے آپ کے پاس آکے پہلے سر زمین پر رکھا پھر حضرت کے سر کو چوم کر چلی گئی ایسے حال عجیب غریب جب تک حضرت حلیمہ پاس رہے بہت سے ظاہر ہوئے ہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اب تھوڑا سا ماجرا شق صدر یعنی چیرنا سینۂ مبارک کا جو حلیمہ پاس ہوا تھا سُنا چاہیے حلیمہ کہتی ہین کہ ایکدن حضرت نے مجھسے پوچھا کہ ہمارے بھائی دن کو گھر مین نہین رہتے یہ کہان جاتے ہین حلیمہ نے کہا بکریان چرانے کو آپ نے فرمایا کہ ہم بھی بھائیون کے ساتھ جائینگے حلیمہ نے بلحاظ اسکے کہ آپ آزردہ نہون صبح کے وقت حضرت کا مُنہ ہاتھ دُھلا بالون مین کنگھی کر اور سرمہ آنکھون مین لگا اور کپڑے سفید پنہا ایک ہار مہرۂ یمانی کا گلے مین ڈالا حضرت نے پوچھا کہ یہ ہار کس واسطے ہی حلیمہ بولین کہ واسطے آپ کی محافظت کے آپ نے فی الفور اوس ہار کو گلے سے نکال کے پھینک دیا اور فرمایا میرا نگہبان میرے ساتھ ہی اور عصا ہاتھ مین لیکر بھائیون کے ساتھ بکریان چرانے کو جنگل کو تشریف لیگئے حلیمہ کہتی ہین یکایک مین کیا دیکھتی ہون کہ دوپہر کے وقت بیٹا میرا کہ اوسکا نام ضمرہ تھا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گھر مین آکر کہنے لگا ای مان بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حجازی کی جلد خبر لے کہ لگتا ہی کہ تو اوسکو جیتا نپاوے حلیمہ کہتی ہین کہ مین یہ بات سنتے ہی ایسی گھبرائی کہ قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے پھر مینے کلیجہ پکڑا اور جی کو تھام کر ضمرہ سے پوچھا کہ تو کہہ کیا حادثہ گذرا وہ بولا کہ محمد بھائیون کے ساتھ کھڑے ہوئے بکریان چراتے تھے کہ یکایک دو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے اونکو اوٹھا کر پہاڑ پر لیگئے اور اونکا پیٹ چیرا پھر آگے مجکو معلوم نہین کہ کیا گذرا حلیمہ یہ حال سنتے ہی غش مین گر پڑین اور بے ہوش ہوگئین پھر آپ کو تھام کر اپنے خاوند کو ساتھ لیکے روتی ہوئی جنگل کی طرف دوڑین جب وہان پہنچین وہ رہی تھے

بیان شق صدر

دیکھا کہ آپ زندہ ہین اور پہاڑ پر تکیہ دیئے بیٹھے ہین اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین اور
چہرہ آپ کا زرد اور رنگ فق ہی حلیمہ کہتی ہین کہ مین جاتے ہی آپ کو لپٹ گئی اور نہایت پیارسے
حضرت کے سر اور منہ اور آنکھون کو چومنے لگی حضرت حلیمہ کو دیکھتے ہی مسکرائے حلیمہ نے پوچھا
کہ فرمایئے کیا حال گذرا آپ نے فرمایا کہ ای مان مین بھائیون کے ساتھ کھڑا ہوا بکریان چراتا تھا کہ
یکایک دو شخص میرے پاس آئے ہیبتناک صورت کپڑے بہت سفید پہنے ہوئے کہتے ہین کہ جبرئیل
میکائیل تھے ایک کے ہاتھ مین لوٹا چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد برف سے
لبریز تھا مجکو بھائیون کے درمیان سے اوٹھا کے پہاڑ پر لیگئے ایک نے تکیہ دیکر نرمی سے میرا
سینہ ناف تک چیرا اور مینے دیکھا کچھ درد مجکو معلوم نہوا پھر اوسی شخص نے ہاتھ میرے پیٹ کے
اندر ڈالا اور میری آنتون کو باہر نکال کے برف کے پانی سے دھو صاف کر اپنی جگہہ پر رکھدیا پھر
دوسرا شخص اوٹھا اور اپنے ساتھ والے سے کہا کہ ہٹ جاؤ اب مجکو جو حکم ہی بجالاؤن اوسنے اپنا ہاتھ
میرے پیٹ مین ڈالا اور میرے دل کو سینے سے باہر نکال کے چیرا اور ایک نقطہ سیاہ خون مین بھرا دل کے
اندر سے نکال کے پھینکدیا اور کہا یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسے ای دوست خدا کے بعد اسکے میرے دل کو
معرفت حق اور یقین اور نور ایمان سے بھر کے اوسکی جا پر رکھدیا اور ایک روایت مین ہی کہ پہلے آپکے
پیٹ کو پانی برف سے دھویا بعد اوسکے اولون کے پانی سے آپ کے دل کو دھو کر سکینے سے بھرا سکینہ
ایک چیز تھی جیسے زیرہ گلاب کا اوسکو حضرت کے دل پر چھڑکا پھر دل کو اوسکے مقام پر رکھدیا پھر
انگوٹھی نور سے اوسپر مہر کی حضرت فرماتے ہین کہ اوسکی خوشی اور ٹھنکی مین اب تک اپنے دل اور رگون
اور جوڑون مین پاتا ہون پھر ہاتھ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا فوراً وہ شگاف بھر گیا اور سینہ میرا
جیسا تھا ویسا ہوگیا ایک خط باریک سینے سے ناف تک باقی رہا انس بن مالک جو آپ کے خدمتگار تھے
اون سے روایت ہی کہ مینے وہ خط اپنی آنکھون سے دیکھا ہی معلوم کیا چاہیے کہ یہ شق صدر پہلی بار چار برس کی
عمر مین ہوا ہی اور اسکی کیفیت مین روایتین مختلف ہین پھر اسکے سوا تین بار اور ہوا ایک دس برس کی
عمر مین اور ایک قریب نبوت کے اور ایک شب معراج مین الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

القصہ حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر گھر مین آئین اونکے خاوند اور قوم قبیلے کی عورتون نے کہا کہ انکو کاہن پاس لیچلو کہ انکا حال مفصل معلوم ہو حضرت نے فرمایا کچھ حاجت نہین مین اپنے آپ کو صحیح سالم پاتا ہون پھر بعضے شخصون نے سایہ جن کا ٹھہرایا تب حلیمہ گھبراکے حضرت کو کاہن پاس لے گئین اور حال بیان کیا کاہن بولا کہ یہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے سب حال بیان کیا جب کاہن نے یہ قصہ سُنا اپنے مکان سے اوٹھکر حضرت کو زور سے اپنے سینے سے لگایا اور پُکار کر کہا کہ ای قوم عرب یہ لڑکا اگر جیتا رہا اور جوانی کو پونہچا سب عقلمندون کو احمق کہیگا اور تمھارے دین کو باطل کریگا اور تمکو اوس دین کی طرف بلائیگا کہ تم نہین جانتے ہو اب اس لڑکے کو مار ڈالو اور مجکو بھی اسکے ساتھ قتل کرو جو حلیمہ نے یہ باتین سنین حضرت کو اپنی گود مین لے لیا اور اوس کاہن سے کہا تو دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اور حضرت کو لیکر اپنے گھر مین آئین خاوند سے کہا کہ اب حضرت کا رکھنا یہان مناسب نہین صلاح یہ ہی کہ اونکو مکے مین آمنہ اور عبدالمطلب پاس پونہچایا چاہیے حلیمہ کہتی ہین کہ جب مینے قصد حضرت کے لیچلنے کا کیا غیب سے آواز آنے لگی کہ ای بنی سعد اب خیر و برکت تمھارے قبیلے سے جاتی ہی اور اہل مکہ خوش ہو کہ نور اور خیر و برکت تم مین پھر آتی ہی المختصر حلیمہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت کو لیکر مکے کو چلین راہ مین اور بھی کرشمے دیکھے آخر حضرت کو خیر و عافیت سے اونکے گھر آمنہ پاس پونہچایا اور عبدالمطلب کو سپرد کیا اور جو حال اونکے پاس گذرا تھا سب مفصل بیان کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

## بیان حلیۂ شریف

ای مسلمانو اب حلیۂ شریف اور حضرت کی صورت کا بھی حال مختصر سن لو اور اس بیان کو آئینہ آپ کی صورت کا سمجھکر اپنے دلون اور آنکھون مین تصور کیا کرو جاننا چاہیے کہ قد حضرت کا میانہ تھا اور آپ کے قد کا یہ معجزہ تھا کہ جب کھڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون کے قد سے آپ کا قد اونچا نظر آتا اور جب مجلس مین بیٹھتے ساری مجلس مین سر مبارک بلند ہوتا سر مبارک بڑا تھا نہ اس قدر کہ حد اعتدال سے خارج ہو بزرگی سر کی دلیل زیادتی

عقل اور سرداری کی ہی بال آپ کے سر کے گھونگروالے اور بہت نورانی اور چمکتے تھے اور بہتین
خوشبو کی اون سے آتی تھین اور درازی حضرت کے سر کے بالون کی کبھی کانون تک کبھی کاندھے
تک اور کبھی درمیان کان اور کاندھے کے ہوتی تھی کبھی بالون کو کنارون سر پر چھوڑ دیتے
اور کبھی جدا جدا دو حصے کرتے اسطرح کہ بیچ مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو ہندی
مین مانگ کہتے ہین اور یہ مانگ سنت ابراہیم خلیل اللہ کی ہی اور کبھی دونون طرف
دو گیسو چھوڑتے اور کبھی چار چنانچہ حدیث امّ ہانی مین آیا ہی کہ جب حضرت مکے مین تشریف
لائے چار گیسو چھوڑتے تھے اور حضرت کے بالون کا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کو دھوکر
پلاتے شفا ہوجاتی مُنہ حضرت کا کہ آئینہ خدا نما تھا بہت روشن اور چمکتا تھا گویا
سورج اوسمین پھرتا ہی اور حدیثون مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی بہت چیزون کے ساتھ واقع
ہوئی ہی جیسے سورج چاند تلوار آئینہ چودھوین رات کے چاند کا ٹکڑا چاند کا ہالہ مقصود ان
سب تشبیہون سے روشنی اور چمک و نمک صفائی چہرے کی ہی اور غرض اس سے فقط سمجھانا ہی
ورنہ کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی کہ اوسکے ساتھ تشبیہ حضرت کے چہرے کی دیجیے
پیشانی حضرت کی نورانی اور کشادہ تھی کعب بن مالک سے روایت ہی کہ جب جبین آپکی پیشانی
مین پڑتی ایسا نظر آتا کہ ٹکڑا چاند کا ہی اور خوشبو آپ کی پیشانی سے مشک عنبر زعفران گلاب
عطر سے زیادہ آتی تھی چنانچہ عورتین بجاے خوشبوے عطر کے آپکی پیشانی کے پسینے کو بدن مین
ملتی تھین حدیث کی کتابون مین لکھا ہی کہ ایک عورت بیمقدور تھی اوسکو اپنی بیٹی کے نکاح کے
دن خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کئی بوند آپکی پیشانی کے پسینے کی
لیجاکر اوس دولھن کے بدن مین ملی کئی پشت تک اوس دولھن کی اولاد کے بدن مین ویسی ہی خوشبو
آتی رہی ابروِ حضرت کے پتلے پتلے خمدار بشکل کمان ظاہر مین ملے ہوئے نظر آتے اور حقیقت مین
جدا جدا تھے اور بیچ مین دونون ابرو کے ایک رگ تھی کہ حالت غضب مین نمودار ہوتی اور صورت خدا
کے قہر کی اوس سے نظر آتی آنکھین حضرت کی سُرمگین سیاہی اور سفیدی اونکی بکمال اعتدال

اور لال لال ڈورے نہایت خوشنما او نمین نظر آتے بخاری نے ابن عباس اور بیہقی نے
بی بی عائشہ سے روایت کی ہی کہ حضرت اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا اوجالے
مین یعنی آپ کی نگاہ کا یہ معجزہ تھا اندھیرے اوجالے مین برابر نظر آتا اور آگے پیچھے سے
برابر دیکھتے تھے حدیث مین آیا ہی کہ آپ مقتدیون سے فرماتے کہ جلدی نکرو مجسے رکوع اور
سجدے مین تمکو آگے پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون اور قوت بینائی کا یہ حال تھا کہ حضرت
ثریا کے تارے گیارہ یا بارہ گن لیتے اور وقت بناے مسجد کے مدینے مین کعبے کو ظاہر
کی آنکھون سے دیکھکر سمت قبلہ درست فرمائی پلکین آپ کی دراز مثل سائبان نہایت زیبا اور کمال
خوشنما تھین اور درازی مژگان حضرت کے پلکون کی تعریف مین آیا ہی گوش مبارک یعنی کان حضرت
کے نہایت مناسب اور کمال خوبصورت تھے اونکا معجزہ یہ تھا کہ نزدیک اور دور سے برابر سنتے
حدیث مین آیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون
مین اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت مجمع صحابہ مین بیٹھے
تھے یکایک طرف آسمان کے دیکھکر فرمایا کہ اس وقت مینے آسمان کے دروازے کھلنے کی آواز سنی اور یہ دروازہ
آگے کبھی نہین کھلا تھا اور اوس دروازے سے ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کو ساتھ لیکر
اوترے اس مقام سے حضرت کی قوت سننے اور دیکھنے کی معلوم کیا چاہیے اور حضرت جاگنے
اور سونے مین برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور
دل میرا جاگتا ہی اس سبب سے حضرت کا سونا ناقض وضو نہ تھا بینی مبارک یعنی ناک حضرت
کی بلند او سپر نور کا اوبھار تھا جو کوئی بے تامل دیکھتا نظر آتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت
اونچی نتھی وہ بلندی شعاع نور کی تھی جسکے سبب سے ناک اونچی نظر آتی تھی رخسارے
حضرت کے نہایت نرم نازک خوشرنگ زیادہ پھولون بہشت سے اور ایسے آب و تاب
اور چمک دمک سے تھے کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی دہن مبارک کشادہ یعنی
بہت تنگ نتھا حدیث جابر مین آیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہان اور

خوبی اوسمین یہ کہ کشادگی دہن کی مردون مین عرب والون کو پسند ہی اور تنگی دہن کی عورتون
مین لعاب دہن حضرت کہ جسکو چشمہ معجزات کہتے ہین اوسکا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کے لگاتے
یا کھلاتے بیماری اوسکی دور ہوتی چنانچہ مشہور ہی کہ خیبر کی لڑائی کے دن حضرت علیؓ کی آنکھین
دکھتی تھین حضرت نے اپنے مُنہ کا لعاب اونکی آنکھون مین لگا دیا فوراً اچھی ہوگئین اور
لڑکون دودھ پینے والون کو حضرت کی خدمت مین لاتے جب حضرت اپنا لعاب دہن اونکے
مُنہ مین ڈالتے وہ اس قدر سیراب ہوجاتے کہ تمام دن دودھ نہ مانگتے ایک دن حضرت
امام حسنؓ پیاسے تھے حضرت نے اپنی زبان اونکے مُنہ مین رکھی اونھون نے اوسکو
چوسا پیاس جاتی رہی اور سارے دن پانی نہ پیا حُدیبیہ کے مقام مین ایک کنوا تھا
حضرت کا لشکر جب وہان آیا کثرت پانی بھرنے سے وہ کنوا خشک ہوگیا اور پانی اوسمین باقی
نرہا بعد دریافت اس حال کے حضرت اوس کنوے پر تشریف لائے اور ایک کلی پانی کی دہن
مبارک سے ڈالی برکت آپ کے مُنہ کی کلی سے ایک ساعت بعد وہ کنوا جوش مین آیا اور
اس قدر کثرت سے پانی ہوا کہ سب آدمیون اور جانورون نے پیا اور جب تک لشکر وہان ہا ہرگز
پانی کم نہوا انس بن مالک کے گھر مین کنوا تھا اوسکا پانی کھاری انس نے ایک بوند پانی
حضرت کے لعاب دہن سے لیکر اوسمین ڈالا وہ کھاری پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ کسی کنوے کا
پانی اوسکے برابر میٹھا نہ تھا اور معجزے آپ کے لعاب دہن کے بہت سے کتابون مین لکھے ہین
دانت حضرت کے کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے باتین کرنے مین آپ کے دانتون
سے نور جھڑتا تھا حدیث مین آیا ہی کہ اگلے دانت کشادہ تھے اور حکمت کشادگی اون دانتون مین
یہ تھی کہ شعاع تجلیات الٰہی کہ حضرت کے دل مین جلوہ گر تھی اس راہ سے چہرہ مبارک پر نور
افشان رہے چنانچہ ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جب حضرت ہونٹ کھولکر بات کرتے
نظر آتا کہ دو دانتون اگلے کی کشادگی سے نور نکلتا ہی اور طبرانی نے اوسط مین روایت
کی ہی کہ ہونٹ حضرت کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کے

ہونٹون سے تھے کہتے ہین کہ سرخی آپ کے ہونٹون کی عناب بلکہ لعل یاقوت سے زیادہ تر
تھی اور عادات شریف سے اکثر اوقات تبسم یعنی مسکرانا تھا اور کمتر ضحک لیکن قہقہہ
حضرت کا ہرگز ثابت نہین اور ہمیشہ کشادہ رو اور خندہ پیشانی رہتے تھے بیہقی نے
ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتین اور نور
آپ کے دانتون کا دیوارون پر ایسا چمکتا جیسے دھوپ سورج کی آواز شریف نہایت
خوش اور شیرین تر سب آدمیون کی آواز سے تھی انس بن مالک سے روایت ہی کہ نہین
بھیجا خدا نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز اور ہمارے پیغمبر سب پیغمبرون سے زیادہ تر
خوش رو اور خوش آواز تھے اور آواز حضرت کی نے نکلجاتی تھی اوس جگہہ تک جہان کسیکی
آواز نہ پہونچی خاص کر خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتے اس قدر آواز بلند ہوتی کہ
عورتین اپنے گھرون مین سنتی تھین اور ایام حج مین جس وقت منا مین خطبہ پڑھا سب آدمیون
نے حضرت کی آواز کو اپنے اپنے مقام پر سنا کوئی شخص باقی نہ رہا کہ جسکے کان مین آپ کی آواز
نہ پونہچی ہو باتین حضرت کی ایسی فصاحت بلاغت بھری تھین کہ تعریف اونکی اندازہ بیان
سے باہر ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان
سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح بلیغ یہان اور مقام سے نہین آیا آپ کو اس قدر فصاحت
بلاغت کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمٰعیل پرانی ہوگئی تھی جبرئیل میرے پاس
اوس زبان کو لائے مینے اوسکو یاد کرلیا **ریش مبارک** حضرت کی بہت گھنی انبوہ کے
ساتھ تھی شفاے قاضی عیاض مین لکھا ہی کہ انبوہ ریش مبارک نے سینۂ شریف کو
بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک مین روایات مختلف ہین تحقیق یہ ہی کہ درازی ریش
مبارک مین قدر معین ثابت نہین اور حضرت کی ریش مبارک کا خضاب بھی ثابت نہین
تحقیق یہی ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا بال حضرت کی ڈاڑھی اور سر کے سترہ یا اٹھارہ
سے زیادہ سفید نہ تھے یہ مقدار قابل خضاب نہین گردن شریف بکمال خوبی حد اعتدال پر

تھی اور صفائی اور آب تاب سے ایسی چمکتی تھی جیسے چاندی کا ٹکڑا اشانے آپکے اونچے اونچے
اونپر بال اور دونون مین کچھ جدائی یعنی ملے ہوئے نہ تھے **بغل** حضرت کی سفید ہمرنگ
بدن تھی اور یہ خواص آپکے سے ہی کس واسطے کہ بغل سب آدمیون کی مائل بہ سیاہی ہوتی
ہی اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی **سینہ** مبارک چوڑا اور تھوڑا سا
اوبھرا نہایت خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ تھا **شکم** مبارک ہموار اور صاف
حدیث اُمّ ہانی مین آیا ہی کہ دیکھا مینے حضرت کے پیٹ کو جیسے تختے کاغذ کے تلے اوپر تہ
کیے رکھے ہین یہ کنایہ ہے نہایت نرمی اور صفائی سے ہی اور حدیث ابن ہالہ مین آیا ہی کہ اوسکا
حال یہ ہی کہ حضرت کے سینے سے ناف تک بالون کا ایک خط باریک تھا باقی سینہ اور پیٹ
صاف تھا اس خط کو ہندی زبان مین رومال کہتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ سوائے اس خط
کے چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا **پیٹھ** آپکی جیسے چاندی ڈھلی ہوئی یعنی نہایت سفید
اور صاف اور برابر جیسے چاندی کا پتّر اور **ہڈّیان** کندھون کی مضبوط اور پر گوشت
اور دونون کندھون کے بیچ مین مہر نبوت اور وہ مہر ایک چیز اوبھری ہوئی اجزائے
بدن سے رنگ اور صفائی مین ہمرنگ بدن اوسکو مہر نبوت کہتے تھے حاکم نے مستدرک
مین وہب سے روایت کی ہی کہ نہین آیا کوئی پیغمبر مگر علامت اوسکے نبوت کی سیدھے
ہاتھ مین تھی لیکن ہمارے پیغمبر کہ نشانی اونکے نبوت کی دونون شانون کے بیچ مین تھی
اور اوسپر کئی خال اور کئی بال اسطرح پر تھے کہ صورت حرفون کی اوس سے نظر آتی جیسے لکھا ہی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور بعض روایت مین ہی کہ اوسپر لکھا تھا کہ جسکے معنی
یہ ہین خدا اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین جس طرف تو متوجہ ہو بیشک فتحیاب ہوگا دونون
ہاتھ آپکے دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کمال سخاوت اور بخشش اور قوت اور غلبے پر دلیل
ظاہر ہی **ہتھیلیان** پر گوشت اور نرم نازک پھیلی پھیلی خوشبودار تھین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
انس بن مالک سے روایت ہی کہ نہین ہاتھ لگا یا مینے دیبا اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلی

بیان مہر نبوت

LIBRARY *

حضرت سے اور نہین سونگھا مینے مشک اور عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبوے حضرت سے
لکھا ہی کہ جب یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے اوسکا سر خوشبودار ہوجاتا صحیح مسلم
مین روایت ہی کہ ہاتھ لگایا حضرت نے رخسارۂ جابر بن سمرہ کو جابر کہتے ہین کہ پائی مینے
دستِ مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو شیشی عطر سے اور طبرانی
اور بیہقی مین وائل بن حجر سے روایت ہی کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے پھر سونگھتا ہون
اپنے ہاتھ کو پاتا ہون خوشبو زیادہ اور خوشتر بوے مشک سے سعد بن وقاص سے
روایت ہی کہ ایک بار تشریف لائے حضرت میری عیادت کو اور رکھا دست مبارک میری
پیشانی پر پھر مسح کیا میرے مُنہ کو اور سینے کو ہمیشہ پاتا ہون سردی آپ کے دست مبارک کی
اپنے جگر مین اس ساعت تک مستور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا
حضرت کے پاس اور ہاتھ لگایا مینے دست مبارک کو تھا نرم زیادہ ریشم سے اور ٹھنڈھا زیادہ
برف سے حدیث مین آیا ہی کہ ایک دن حضرت نے قتادہ کے مُنہ پر ہاتھ پھیرا اونکا چہرا اس قدر
روشن ہوگیا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا اونگلیان آپ کے ہاتھون کی دراز اور
نہایت خوشنما تھین معجزات مشہورہ آپ کی اونگلیون سے ہی کہ چاند کو دو ٹکڑے کیا
اور سنگریزون نے آپ کی اونگلیون مین تسبیح کی اور گھائیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث
مین آیا ہی کہ ایک لوٹے مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اوس وقت
حاضر اور سبکو حاجت وضو تھی حضرت نے اوس قدر پانی مین ہاتھ اپنا رکھا آپ کی
گھائیون سے پانی نکلتا تھا یہان تک نکلا کہ تین سو آدمیون نے فراغت تمام سے وضو کیا
جابر سے روایت ہی کہ حدیبیہ مین اصحاب پیاسے تھے اور حضرت کی چھاگل مین تھوڑا سا پانی تھا
آپ نے دست مبارک اوس مین ڈالا فوراً پانی نے مانند چشمون کے اونگلیون سے اس قدر
جوش مارا کہ ہم سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا
اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے قدم شریف کی تعریف مین اختلاف روایات ہی خلاصہ کہ

NOT TO BE ISSUED



قدم شریف دراز اور پر گوشت اور اونگلیان پانون کی دراز اور پتلی اور اونگلی سبّا
سب اونگلیون مین دراز اور خنصر پر گوشت اوپر سے پانون ڈھلکتے ہوئے کہ اونپر پانی
ٹھہرتا نہ تھا ایڑیان چھوٹی کم گوشت نہایت خوبصورت پنڈلیان باریک پتلی
کم گوشت نرم جنکی تعریف مین آیا ہی جیسے کھجور کا گادھا النبی چوڑی نہ تھین اس سبب سے
آپ تیز رفتار اور جلد چلتے تھے اور چلنے مین قدم کو قوت سے خوب جما کر رکھتے آگے کو
جھکے ہوئے جیسے اوپر سے تلے کو اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار آہستہ رو نرم چال تھے
حضرت کے قدم شریف کا معجزہ جابر روایت کرتے ہین کہ میرے باپ جنگ اُحد مین شہید
ہوئے قرضدار ہوگئے تھے فقط ایک باغ چھوہارونکا اپنے ملک مین چھوڑا وہ باغ پھلا
یہود نے چاہا کہ سارے باغ کا میوہ قرض مین لگالین مینے کہا کہ کئی برس کی بہار سے
اپنا قرض ادا کرلین یہود نے نمانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور تک پونہچا آپ نے فرمایا کہ
چھوہارے سب توڑ کر ڈھیر کرو پھر حضرت اوس باغ مین تشریف لائے اوس ڈھیر کے
آس پاس پھرے قدم شریف اوس پر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہون کو بلا کر اس ڈھیر مین سے چھوہارے
اونکے قرض مین دینا شروع کرو جابر کہتے ہین کہ مین اوس ڈھیر مین سے چھوہارے ماپ ماپ کر
دینے لگا حضرت کے قدم کی برکت سے سب قرض اونکا اوسی ڈھیر سے ادا ہوگیا اور مین
اوس ڈھیر کی طرف دیکھتا تھا کہ وہ ڈھیر جیسا تھا ویسا ہی موجود ہی گویا ایک چھوہارا بھی اوس سے
کم نہوا اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور تمکنت سے راہ مین چلتے اور جب چلتے صحابہ کو حکم ہوتا
کہ آگے چلین اور پیچھا میرا فرشتون کے واسطے چھوڑ دین یعنی حضرت کے پیچھے فرشتے ہوتے تھے اسواسطے
اصحاب کو آگے چلنے کو حکم تھا اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ ندیکھا مینے کسیکو بہت جلد راہ چلنے مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا لپٹی جاتی تھی زمین آپ کے پانون تلے اور ہم سب دوڑتے تھے کہ آپ کے
ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور ہرگز اضطراب چلنے مین محسوس ہوتا یہ معجزہ حضرت
کے رفتار کا تھا کہ بہت جلد چلتے اور جلدی آپ کے چلنے مین معلوم نہین ہوتی تھی اور تمام بدن حضرت کا



پر گوشت اور دوہرا اور کھچا تھا اور سارا بدن آپ کا روشن اور چمکتا تھا باتفاق کہتے ہین کہ رنگ
حضرت کا ابیض ملیح یعنی سفید نمکین تھا ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان مین نہین آسکتی خلاصہ یہ ہی کہ
حضرت کا رنگ سفید مخلوط بسرخی تھا جسکو ہمارے عرف مین گندمی رنگ کہتے ہین یعنی نرا سفید
نتھا بلکہ سفیدی ملی ہوئی سرخی کے ساتھ تھی اور یہی مراد ابیض ملیح سے ہی جو حدیث مین وارد ہی
حق یہ ہی کہ اختلاط سرخی سے سفیدی مین ایک ملاحت رنگ مین پیدا ہوتی ہی کہ جسکی دلربائی کو
دل ہی جانتا ہی اور حضرت کے بدن کا نور چاند کے نور سے زیادہ تھا براء بن عازب سے روایت ہی
کہ دیکھا مینے آپ کو چاندنی رات مین ایک حلہ سرخ یعنی دھاری دار پہنے پھر دیکھتا تھا مین حضرت
کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی حضرت کا بدن چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ **خاتمہ** جاننا چاہیے کہ حضرت نے وقت پیدا ہونے
کے سجدہ کیا اور کلمہ پڑھا اور امتی امتی کہا اور فرشتے آپ کے پالنے کو ہلاتے اور جھولا جھلاتے
تھے اور چاند آپ کے ساتھ باتین کرتا اور جدھر اشارہ فرماتے اودھر آجاتا اور آپ کو جمائی کبھی
نہین آئی اور آپ کے بدن اور کپڑون پر مکھی کبھی نہین بیٹھی اور آپ کے پسینے سے خوشبو مشک عنبر
کی آتی تھی اور وقت پیشاب جا ضرور کے زمین پھٹ جاتی اور بول براز اوسمین غائب ہو جاتا اور
اوس جگہ سے خوشبو مشک کی آتی اور جس سواری پر آپ سوار ہوتے وہ جانور آپ کی سواری تک
لید پیشاب نکرتا اور بادل کا ٹکڑا ہمیشہ دھوپ کے وقت سر مبارک پر سایہ کرتا اور جب کسی درخت کے تلے
بیٹھتے سایہ درخت کا آپ کی طرف پھر جاتا اور حضرت قبر مین زندہ ہین اور نماز پڑھتے ہین اور آپ کی قبر پر
فرشتے مقرر ہین کہ جو کوئی آپ کے اوپر درود اور سلام بھیجے اوسکو آپ کے حضور مین لیجاتے ہین اور حضرت کے حضور مین عرض
کیے جاتے ہین اعمال امت کے اور بڑی بزرگی حضرت کی یہ ہی کہ خدا نے قرآن مین آپ کی حیات یعنی جان کی قسم
کھائی چنانچہ سورہ حجر مین فرمایا لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ قسم تیری جان کی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنی
مستی مین مدہوش ہین اور اس قسم سے بڑھکر دوسری قسم اور ہی جو بعنوان سورہ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے
ظاہر ہی یعنی قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکے کی مواہب لدنیہ مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے

عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ مجکو قسم اپنے باپ مان کی کہ تحقیق پہونچی فضیلت آپکے پاس خدا کی اس عمر کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی حیات یعنی جان کی نہ حیات و کسی نبی کی اور پہونچی فضیلت آپکے پاس خدا کی اس حد کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی خاک پا کی اور کہا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھاتا شہر کی کہ عبارت زمین سے ہی کہ اوسپر چلتے ہین قسم کھانا خاک پا کی ہی مسلمانو ان قسمون سے جو ظاہر ہوتا ہی اوسکو خدا رسول ہی خوب جانتا ہی اور آپ کے فضائل مین سے ہی کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب مین پہلے بلٰی آپ نے کہا اور سب سے پہلے آپ پیدا ہوئے ہین اور خدا کو ظاہر کی آنکھون سے دنیا مین آپ ہی نے دیکھا اور پہلے قبر سے قیامت مین آپ اوٹھینگے اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتے آپ کی جلو مین ہونگے اور داہنی طرف عرش کے کرسی کے اوپر آپ بیٹھینگے اور مقام محمود سے مشرف ہونگے اور لوائے الحمد آپکے ہاتھ مین ہوگا اور حضرت آدم اور سب انبیا اپنی اپنی امتون کے ساتھ اوس جھنڈے کے سائے مین ہونگے اور پہلے پل صراط سے آپ گذرینگے اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپکی بیٹی پل صراط پر آوینگی فرشتے پکار کر کہینگے کہ سب آدمی اپنی آنکھین بند کر لین تا کسی نامحرم کی نگاہ آپ کی صاحبزادی پر نہ پڑے اور پہلے دیدار خدا آپ سے شروع ہوگا اور دروازہ بہشت کا پہلے آپ کہولینگے اور قیامت کے دن مرتبہ وسیلے سے مشرف ہونگے اور یہ مرتبہ نہایت بلند ہی کسی نبی کو حاصل نہوا حقیقت اجمالی اس مرتبے کی یہ ہی کہ حضرت حق تعالی کی طرف سے بمنزلہ وزیر کے پادشاہ کی طرف ہونگے المختصر حضرت کے فضائل اور خصائص بہت ہین مسلمانون کو لازم ہی کہ یہ اعتقاد دل سے کرین اور زبان سے بھی کہتے رہین کہ سب سے بہتر بعد خدا کے رسول خدا ہین شعر یہ بات سچ ہی کہ آدم سے لیکے تا عیسی * خدا کے بعد بہتر سب سے ہین رسول خدا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ یہ رسالہ کہ جسکا نام خدا کی رحمت ہی سنہ ۱۲۷۵ بارہ سو پچھتر ہجری مین تالیف ہوا تاریخ تالیف کی جامع علم و ہنر سخن سنج معنی پرور عارج معارج بلند نامی مولوی سید حسن احمد صابر بلگرامی سے

| | |
|---|---|
| چون قطب دہر حضرت کشفی رقم نمود | در ذکر مولد نبوی این رسالہ را |
| از بہر سال ختم چنین مایۂ نجات | صابر بدیہہ گفت زہی رحمت خدا |

۱۲۷۵ ہجری




| | |
|---|---|
| داخلہ نمبر | ۲۸۹۶ |
| فن نمبر | ۸ |
| کتاب نمبر | ۲۶۸ |

1858


